Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 3 (January-March 2024)
HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

A brief Overview of Quranic Oaths: An analytical Study

قرآنی قَسموں کا اجمالی جائزہ، ایک تجزیاتی مطالعہ

Mushtaq Ali
mushtq1214@gmail.com
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, MY University, Islamabad

Asghar Ali
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, MY University, Islamabad

Abstract

The Holy Quran repeatedly calls upon humans towards guidance and servitude, aiming for them to reach elevated stages. We should ponder upon the words of the Quran and gain awareness of their respective objectives. One of these words is 'qasm' (oath) that appears at various instances. We need to understand why Allah has sworn oaths in the Quran and what significance these oaths hold. Keeping this purpose in mind, the present article has been organized to enable us to comprehend the importance and objectives behind these oaths. This article presents a case that includes several preliminary discussions and presents various headings under this case. An introduction that includes some essential research on the topic and gathers useful information related to the subject. Subsequently, the article sheds light on the importance of the subject. Then, the following topics are discussed: reasons for choosing the topic, awareness from Quranic verses, types of oaths in the Quran, words for oaths in the Quran,

CC BY

usage of similar words to oaths in the Quran, verses containing oaths, philosophy, characteristics, and purposes of oaths in the Quran.

Keywords: Oaths, aiming, verses, servitude, sworn

تعارف

قرآن مجید میں انسانوں کو ہدایت و بندگی کی جانب بار بار بلایا ہے تا کہ انسان مقام علیین تک پہنچ جائے۔ ہمیں چاہیے کہ قرآن مجید کے الفاظ پر غور کرے اور ان کے متعلقہ مقاصد سے آگاہی حاصل کرے۔ انہی الفاظ میں سے ایک "قَسم" ہے جو ہمیں مختلف مقامات پر نظر آتا ہے۔ ہمیں یہ جاننا چاہیئے کہ اللہ پاک نے قرآن میں قَسم کیوں کھائی اور ان اقسام کا مطلب کیا ہے۔ اسی مقصد کے پیش نظر مقالہ ھٰذا کو مرتب کیا ہے تا کہ ان اقسام کی اہمیت اور مقاصد سے آگاہی حاصل کر سکیں۔ قرآن کریم اپنے نزول کے وقت سے لیکر آج تک انسانوں کے اذہان، افکار، زبان اور زندگی کے مختلف امور میں بڑی حد تک اثر انداز رہا ہے بالخصوص مسلمانوں پر اسکا اثر اور نفوذ کسی بیان کا محتاج نہیں، طول تاریخ میں مختلف علوم و فنون کے محققین وماہرین نے اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ انہیں قرآن مجید کے علاوہ کسی اور باعظمت وبارفعت کتاب کا علم نہیں کہ جس پر بطور متواتر چودہ صدیوں تک تحقیق اور ریسرچ کی جاتی رہی ہو جس کے عمیق معانی و معارف کو سمجھنے کے لئے مختلف علوم و فنون کی بنیاد پڑی ہو اور ہزاروں ماہرینِ تحقیق نے اس کتابِ مقدس کے بارے میں وسیع و عریض تحقیقات انجام دی ہوں لیکن اس کتاب نے ہر زمانے میں اپنی طراوت، تروتازگی اور شگفتگی کو محفوظ رکھا ہے۔ مولائے متقیان امام علیؑ قرآن کریم کے بارے میں فرماتے ہیں:

"قرآن ایسی روشن مشعل ہے کہ جس کی روشنائی و نورانیت کبھی ختم نہیں ہوتی، اور ایسا گہرا و عمیق سمندر ہے کہ انسانی فکر اس کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکتی[1]۔

قرآن مجید میں بے شمار ان آیات کے علاوہ جو عقل و فکر کی عظمت واہمیت کے بارے میں موجود ہیں۔ قرآن عقل انسانی کی پرورش اور فکری جلاء کے لئے بھی بہت سی راہیں پیش کرتا ہے اور انسانوں کو زیادہ سے زیادہ ان راہوں پر چلنے کی تشویق کرتا ہے اور اسکے مقابلے میں ہر وہ چیز جو عقل کی رشد و پرورش اور شگوفائی میں مانع بنتی ہے اس کی سخت مخالفت کرتا ہے۔ انسانی عقل کو شگوفہ کرنے اور اسکو رُشد و کمال تک پہنچانے والے راستوں میں سے ایک راستہ قرآن مجید کی قسمیں بھی ہیں کہ جو براہ راست انسان کی عقل و فکر سے تعلق رکھتی ہیں اور اسکی سطح فکری کو بلندی و کمال دینے کے لئے پیش کی گئی ہیں بہت ہی عمیق اور گہرے مطالب قَسم کی صورت میں بیان ہوئے ہیں اور حقیقت میں پوری ہستی و کائنات فکر بشری کی دسترس میں قرار دی گئی ہے۔

CC BY

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ خداوند عالم کو کسی طرح کی قَسم کھانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اسکی رحمانیت اس چیز کے متقاضی ہے کہ ہدایت اور تکامل بشری کے تمام عوامل واسباب فراہم کرے تا کہ عمیق افکار کو زیادہ سے زیادہ نکھارنے کا موقع میسر آئے اور یہ افکار محسوسات اور ظواہر سے ماورائے طبیعت اور نا محسوس اشیاء کی جانب سیر کر سکیں۔

قَسم کھانا اگرچہ ایک بین الاقوامی روش اور طریقہ ہے اور اسکی سابقہ تاریخ حیات بشری کے ساتھ بہت طولانی ہے حتیٰ کہ بشر کے روئے زمین پر قدم رکھنے سے پہلے قَسم کا وجود تھا جب ابلیس نے ابو البشر حضرت آدمؑ کو اپنی جھوٹی قَسم کا فریفتہ بنایا اور حضرت آدمؑ وحوا کے لئے قَسم کھا کر خود کو ان دونوں کا خیر خواہ وہمدرد ظاہر کیا[2]۔

قَسم کھانا ہر زبان اور ہر قوم وقبیلے میں رائج رہا ہے اور لوگ اپنی بات کو ثابت کرنے یا الزامات کے دور کرنے کے لئے قَسم کھاتے رہے ہیں، لیکن قرآن کریم کی خوبصورتی یہ ہے کہ قرآن نے قَسم کی اس روش کو محض تاکید تک محدود نہیں رکھا، بلکہ تاکید کے ساتھ ساتھ عقلی و منطقی استدلال بھی پیش کئے ہیں، اور اسطرح اس مرسوم ورائج روش میں بنیادی تبدیلیاں ایجاد کی ہے، یہ قرآن کریم کا ہی خاصہ ہے، اور قرآن کریم میں قَسم کی اس روش کو اس کتاب مقدس کے علمی وبیانی اعجاز کی صورتوں میں سے ایک صورت قرار دیا جاسکتا ہے، اگرچہ قرآن میں اس روش کے ساتھ چیلنج ومقابلہ طلبی نہیں کی گئی، لیکن ہم یقین سے یہ بات جانتے ہیں کہ کوئی بھی انسان اس طرح کی قسمیں نہیں کھا سکتا۔

قَسم کی تاریخ مختلف ملتوں اور قوموں کے درمیان بہت قدیمی ہے اور پوری تاریخ بشریت میں تمام شہر ودیہات نشین ملت واقوام اور ہر گروہ وقبیلہ اپنے اعتقادات اور ایمان کے مطابق ان خاص چیزوں کے ساتھ کہ جو انکی نظر میں تقدس اور احترام کے قابل ہوتی تھی، اپنے مدعیٰ کو ثابت کرنے یا اپنے اوپر لگی تہمت کو دور کرنے کے لئے قَسم کھاتے رہے ہیں، لوگ ہمیشہ سے اپنے معبودوں اور خداؤں کے غضب، اور ناراضگی سے ڈرتے تھے، اور جانتے تھے کہ جب بھی جھوٹی قَسم کھائیں گے اپنے خداؤں کے مورد عذاب و نفرین قرار پائیں گے، اسلئے حقیقت میں قَسم کھانے کے ساتھ وہ اپنے خداؤں کو اپنی بات پر گواہ ٹھہراتے تھے۔

گزشتہ انبیاء کے دور میں قسم

یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ قَسم میں اصل اللہ کی قَسم ہی تھی لیکن بعد میں اس روش میں تحول و تبدیلی رونما ہوئی، اور دوسرے خداؤں (معبودوں) ومقدس چیزوں کی قَسم بھی معمول بن گئی، البتہ جو چیز واضح اور ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ "اللہ" کی قَسم تمام ملتوں اور ادیان میں حتّٰی کہ بت پرستوں کے درمیان بھی زیادہ شہرت کی حامل رہی ہے، لیکن وہ اللہ کی قَسم کے ساتھ، دیگر چیزوں کی قَسم بھی کھاتے تھے، مثلا یہودی اپنی کتاب تورات، حضرت موسیٰؑ اور دیگر وہ انبیاء جو انکی نظر میں قابل احترام تھے، قَسم کھاتے تھے، اور مسیحی انجیل مقدس، حضرت مریم اور آقانیم ثلاثہ (یعنی باپ، بیٹا اور روح القدس) کی قَسم کھاتے تھے، نیز اسی طرح حجاز کے لوگ لات وعُزیٰ اور دوسری بے اہمیت چیزوں کی قَسم کھاتے تھے۔

CC BY

اللہ تعالیٰ سورہ یوسف میں تین مقامات پر حضرت یعقوبؑ کے بیٹوں کی لفظ "اللہ" کے ساتھ قَسم کھانے کو بیان فرماتا ہے اور یہ چیز ظاہر کرتی ہے کہ اللہ کی قَسم کھانا گذشتہ زمانے میں رائج اور معمول رہا ہے، اور یہ روش عربوں یا کسی خاص ملت کے ساتھ مخصوص نہیں ہے[3]۔

قرآن مجید میں قسم

قرآن کریم میں جن چیزوں کے ثابت کرنے اور ان پر تاکید کے لئے قَسم کھائی گئی ہیں وہ انسانی قَسموں کی طرح دنیوی امور یا اپنے سے تہمت کا دور کرنا یا اپنے مدعا کو ثابت کرنا نہیں ہیں بلکہ ایسے امور ہیں جو عقیدے اور معنوی مسائل سے تعلق رکھتے ہیں اور بشر کو ان کے درک کرنے کے لئے تفکر و تدبر کی ضرورت پڑتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے قَسم کی صورت میں بشر کو ان عجیب و غریب موجودات اور اسکی حقیقت کا مطالعہ کرنے اور ان میں غور و فکر کرنے کی دعوت دی ہے۔پس تمام نوع بشر خواہ مسلمان ہو یا مشرک و کافر خواہ زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھتے ہوں یا اسلام کی شگوفائی کے بعد سے، خواہ عرب ہوں یا غیر عرب سب ہی اس قَسم کی روش سے استفادہ کرتے رہے ہیں کیونکہ انسانی طبیعت و مزاج یہ ہے کہ وہ جس زمانے میں اور جس جگہ بھی زندگی گذارتا ہے اسے ملنے والی خبر اور دیئے جانے والے وعدے کے قطعی اور یقینی ہونے کی ضرورت ہوتی ہے، تاکہ مخاطب اس کے کلام میں شوق اور رغبت پیدا کرے اور اطمینان خاطر ہو جائے۔

مکہ معظمہ کی سرزمین پر اسلام کے سورج کا طلوع ہونا بڑی عظیم تبدیلیوں کو پیش خیمہ ثابت ہوا اور اسلام نے اس سرزمین کے لوگوں کو زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بنیادی اثر مرتب کیا نیز قرآن کریم کا نازل ہونا بھی مختلف علوم و معارف کی اساس قرار پایا اور یہ تبدیلی "قَسم" کے موردمیں بھی نظر آتی ہے۔قرآن کریم نے قَسم کے موارد کو ان کے اہمیت اور بے ارزش چیزوں سے کہ جن کی قَسم کھانا عربوں کے درمیان رائج تھا جیسے بت، قوم قبیلہ، تلوار، گھوڑا، آسمان، ستارے، معشوقہ، باپ، بیٹا اور اپنی جان وغیرہ سے تبدیل کرکے بلند و باعظمت چیزوں کو انکی جگہ قرار دیا اور کائنات کے مختلف مظاہر، آسمانی وزمینی موجودات، خاص زبانوں اور مقدس مکانوں کی قَسم کھائی تاکہ لوگ ان امور میں زیادہ سے زیادہ غور و فکر کریں اور انکے دقیق و پیچیدہ نظم کو درک کریں۔

کلام میں قَسم کی اہمیت

کلام میں قَسم کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ جب کوئی متکلم گفتگو کا آغاز کرتا ہے اور اپنی گفتگو کو قَسم کے ساتھ مؤید قرار دیتا ہے تو سننے والا یہ احساس کرتا ہے کہ ضرور اس کلام میں کوئی بڑی بات ہے اور ضروری ہے کہ اس کو دھیان سے سنا جائے، سننے کے بعد وہ متوجہ ہوتا ہے کہ انتہائی پختہ دلیل وبرہان قَسم کی صورت میں اس کے لئے پیش کئے گئے ہیں کہ جن کے انکار یا تردید کرنے کی کوئی گنجائش ہی موجود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں اپنی بہت سی مخلوقات کی قسمیں کھائی ہیں، اس وجہ سے کہ یہ سب انسان کے لئے اللہ کی رحمت و نعمت کے وسیلے شمار ہوتے ہیں، جنھیں اس نے انسان کے لئے پیش کردیا ہے[4]۔ لہٰذا اردو کلام ہو یا عربی یا

OPEN ACCESS
CC BY

فارسی نیز ہر زبان و ادب میں قَسم یا اس کے مترادفات موجود ہیں جن کے ذریعے کلام میں تاکید لائی جاتی ہے اور اس جملے کی اہمیت کو واضح و روشن کرتا ہے۔

صاحب تفسیر نمونہ قَسم پر مشتمل ایک سورہ کی تشریح کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ جہاں ہواؤں اور طوفانوں کی قَسم کھائی ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی اہمیت کے پیش نظر اور اثر کی بنا ہر ہے جو وہ عالم خلقت میں رکھتی ہیں، بادلوں کو چلاتی ہیں وغیرہ یہ تمام قسمیں اس دن کی حقیقت و واقعیت کے بیان کے لئے ہیں جس مین تمام کوششیں ثمر بخش ہوں گی جو یوم آخرت اور قیامت کا دن ہے۔[5]

کلام میں قَسم ایک طرح کی تاکید ہوتی ہے اور کسی مطلب کو ثابت کرنے اور اس پر تاکید کرنے کے لئے لائی جاتی ہے، اسلئے قَسم ایسی چیزوں کے ساتھ کھائی جاتی ہے کہ جو خود اہمیت اور قابل ارزش ہو اور مخاطب کبھی ان کو قبول کرتا ہو تا کہ اس وسیلے سے وہ چیز جس کو ثابت کرنے کے لئے قَسم کھائی گئی ہے وہ بھی مورد قبول واقع ہو جائے، زمانہ جاہلیت میں عرب اپنی گفتار کو ثابت کرنے اور یقین دلانے کے لئے بہت زیادہ قسم کھاتے تھے لیکن ایسی فضول اور بے اہمیت چیزوں کے ساتھ جو نئی سطحی نظر میں ارزشمند ہوتی تھی لیکن حقیقت میں یا تو بالکل ہی بے ارزش ہوتی تھیں یا بہت کم فائدہ رکھتی تھیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان قرآن کریم نازل فرما کر قَسم کی ارزشمندی اور عظمت کو سکھایا اور اپنے عظیم موجودات و مخلوقات کی قَسم کھائی جو خود اپنے خالق کی عظمت و قدرت پر دلالت کرنے والے ہیں۔

علامہ شیخ محمد جواد مغنیہ قرآنی قسموں کے فلسفہ کے بارے میں لکھتے ہیں: "وہ چیز جو قرآن کی قسموں کے بارے میں ہمیں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ خداوند عالم نے ہر موجود اور ہر چیز کی قَسم کھائی ہے لیکن اس کا ہدف و مقصد ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر چیز اپنے وجود میں اللہ کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی ہے اور یہ کہ اس کا کوئی شریک نہیں ہے"[6]۔

قسم کے فوائد

محققین نے قرآنی قسموں کے بعض دیگر فوائد بھی بیان کئے ہیں جو ہم ذیل میں بطور اختصار پیش کرتے ہیں۔

"قَسم" انسان کو ان موجودات کے زیادہ سے زیادہ منافع کی طرف توجہ دلانے کے لئے کھائی گئی ہے کہ انسان ان موجودات میں تنفر و تدبر کرے اور وہ محکم و حیرت انگیز دلائل جو ان موجودات میں خداوند عالم کی وحدانیت پر موجود ہیں ان تک دسترس حاصل کرکے ان سے عبرت لے اور جان لے کہ خداوند قادر و توانا نے ہی ان موجودات کو خلق فرمایا ہے[7]۔

قَسم ہر جوامع بشری اور ثقافت انسانی میں بالخصوص وہ جوامع بشری جو قانون اور اپنی گفتار کی پابندی کے ساتھ رعایت کرتے ہیں انتہائی اہم مقام رکھتی ہے اور آج تک قَسم کی اہمیت سے کوئی چیز کم نہیں ہوئی ہے بلکہ بعض موارد میں قَسم کھانا اور حلف برداری قانونی اور آئینی پہلو اختیار کر گیا ہے۔ عرصہ دراز سے میڈیکل کالجز سے فارغ التحصیل ہونے والے طلاب اور ڈاکٹرز اپنے پیشے کے تقدس اور احترام کے پیش نظر قسم کھاتے ہیں، سیاسی اور عسکری عہدہ داران کسی منصب کو سنبھالتے وقت قَسم اور حلف اٹھاتے ہیں

OPEN ACCESS
CC BY

اور اس طرح سے اپنی قانون و مملکت سے وفاداری کا یقین دلاتے ہیں، عدالتوں میں بھی جب گواہ کے ملنے کا امکان نہ ہو تو قسم سے استفادہ کیا جاتا ہے نیز عام لوگ بھی کسی کام کی تاکید اور حقانیت کو ثابت کرنے کیلئے قَسم کا استعمال کرتے ہیں لہٰذا اس بناء پر قَسم کھانا کسی خاص قوم اور ملت یا زمان و مکان کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

اغراض قسم

قرآن مجید میں اغراض قَسم متعدد ہیں۔

پہلی قسِم: اکثر حالات میں قَسم سے کسی معین واقعہ کی خبر کی صرف تاکید مقصود ہوتی ہے۔

دوسری قِسم: عزت و مجد کی تاکید کے لئے۔

تیسری قِسم: قَسم اٹھانے والے یا ممدوح کی آراستگی کے لیے۔

چوتھی قِسم: معذرت کے لیے عرب اکثر قَسم کھاتے تھے۔

پانچویں قِسم: شک کی نفی کیلئے اکثر قسم کھائی جاتی تھی۔

چھٹی قِسم: مقسم بہ کی تکریم کے لئے۔

ساتویں قِسم: مقسم علیہ کی صحت و درستگی پر استدلال کے لئے قَسم کھائی جاتی تھی۔

جن سورتوں میں قَسمیں آئی ہیں

جن سورتوں میں اللہ تعالیٰ کی ظاہر قسمیں آئی ہیں۔ قرآن مجید میں آنے والی اللہ تعالیٰ کی ظاہر قسمیں ہیں۔ قرآن مجید کی 114 سورتوں میں سے صرف 36 صورتوں میں اکتالیس قَسمیں آئی ہیں۔

النساء، یونس، الحجر، النحل، المریم، السبا، , یاسین، الصافات، ص، الزخرف، الدخان، ق، الذاریات، الطور، النجم، الواقعہ، التغ ابن، القلم، الحاقہ، المعارج، المدثر، القیامہ، المرسلات، النازعات، التکویر، الانشقاق، البروج، الطارق، الفجر، البلد، الضحیٰ، التۃ ین، العادیات، ، العصر

قرآن مجید میں قسم کی دیگر اغراض

اول۔ کائنات اور کائنات جن حقائق غریبہ اور اسرار عجیبہ پر مشتمل ہے اور اس میں عالیشان محکم نظام ہے انکی طرف نگاہوں کو متوجہ کرنا۔

دوم۔ رسول پاک ﷺ کی صداقت کا اثبات۔ یہ اس طرح کہ عربوں کا عقیدہ تھا کہ جھوٹی قسموں سے گھر برباد ہو جاتے ہیں اور جھوٹی قَسم کھانے والوں کو نقصان پہنچاتا ہے رسول پاک ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اکثر قَسم کھائے ہیں اس کے باوجود آپ ﷺ کو کسی قَسم کے نقصان سے واسطہ نہیں پڑا بلکہ یہ آپ کی صداقت کی دلیل بنی۔

سوم۔ امور غائبہ معنویہ کو امور مشہودہ محسوسہ کے ساتھ مثال دینا تاکہ امور معنویہ غائبہ نفس میں نہایت مضبوط سے جگہ پکڑ لے۔

CC BY

چہارم۔ مقَسم علیہ کی تحقیق، مقَسم علیہ کی تحقیق و تاکید کرنا خاص طور پر جب مقَسم علیہ مخفی و امور غائبہ سے ہو تو اللہ اس کے اثبات کے لئے قسم کھاتے ہیں جیسے بعث۔ حشر۔ حساب

پنجم۔ نمایاں واقعات کی طرف نگاہوں کو متوجہ کرنا جیسے اللہ نے طور اور بلد الامین کی قَسم کھائی ہیں طور پہاڑ کی یاددہانی اور بلد الامین کے قَسم سے غلبہ اسلام اور بیت اللہ کے ساتھ مکہ مکرمہ کے تعلق اور اس کے طویل تاریخ کی طرف متوجہ کیا ہے۔

خلاصہ

سورہ الذاریات میں تین، سورہ الحجر، النحل اور الطارق میں دو دو اور باقی بتیس سورتوں میں صرف ایک ایک قَسم آئی ہے۔

اٹھتر سورتوں میں اللہ تعالیٰ کی کوئی ظاہر قَسم نہیں آئی ہے۔

زیادہ قسمیں مکی سورتوں میں آئی ہیں جن کی تعداد چونتیس ہیں جبکہ مدنی سورتوں میں سے صرف سورہ النساء اور سورہ التغابن میں قسمیں آئی ہیں۔

ان سورتوں میں سے جو ابتدائی زمانہ رسالت میں نازل ہوئیں ہیں ان کے شروع میں مظاہر کائنات کی قَسمیں زیادہ آئی ہیں۔

سورتوں کے درمیان میں قسموں کا استعمال بہت کم ہوا ہے۔

منابع و مآخذ

قرآن مجید

نہج البلاغہ، خطب امام علی ابن ابی طالبؑ، ترجمہ: مفتی جعفر حسین، مرکز افکار اسلامی پاکستان

تفسیر الکاشف، شیخ محمد جواد مغنیہ، دار العلم للملائین، بیروت، لبنان

تفسیر المیزان، آیت اللہ محمد حسین طباطبائی، جماعۃ المدرسین حوزہ علمیہ قم، ایران

تفسیر نمونہ، آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی، اشاعت مئی 2012، مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور

مجمع البیان، ابو اعلی الفضل بن الحسن طبرسی،، دار المعرفۃ بیروت، لبنان

[1] ۔ نہج البلاغہ، حضرت علیؑ، مترجم: علامہ مفتی جعفر حسین، مرکز افکار اسلامی پاکستان، خطبہ 109

[2] ۔ سورہ الاعراف آیت 21، وقاسمھما انی لکمالمن الناصحین

[3] ۔ سورہ یوسف آیات 95، 73، 85

[4] ۔ طباطبائی، آیت اللہ محمد حسین، تفسیر المیزان، جماعۃ المدرسین حوزہ علمیہ قم، ج1، ص368

OPEN ACCESS

[5] ۔ شیرازی، آقائی مکارم، تفسیر نمونہ، مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور، ج10، ص670

[6] ۔ مغنیہ، شیخ محمد جواد، تفسیر الکاشف، دار العلم للملائین، بیروت، ج6، ص330

[7] ۔ طبرسی، ابو علی بن حسن، مجمع البیان،، دار المعرفۃ بیروت، جلد10، ص653

CC BY